اصلاح معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر ۱۶

ایک مسلمان
کس طرح زندگی گزارے

اور

اخلاص کی اہمیت

از

حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہریؒ

شائع کردہ

دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی دار العلوم دیوبند

ایک مسلمان کس طرح زندگی گزارے؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم
نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡم!

دین اسلام عقائد عبادات، اعمال صالحہ، اخلاق حسنہ اور آداب عالیہ کا نام ہے جب کوئی شخص اسلام قبول کرلے اور یوں کہے کہ میں مسلمان ہوں اس پر لازم ہے کہ پورے اسلام کو قبول کرے۔ سورہ بقرہ میں فرمایا ہے:

یَآ اَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّةً وَّ لَاتَتَّبِعُوۡا خُطُوَاتِ الشَّیۡطَانِ اِنَّهٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ۔

”اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔“

آج کل لوگوں نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی ہے لیکن اسلام کے ارکان اور اعمال اور اخلاق اور عادات سے غفلت بھی برتتے ہیں اور پیچھے بھی ہٹتے ہیں دعویٰ کچھ اور عمل کچھ یہ مؤمن کی شان نہیں ہے جب مسلمان ہو گئے تو پوری طرح اسلام پر عمل کرنا لازم ہے عامۃ المسلمین کو ضروری باتیں بتانے کے لیے یہ مضمون لکھ رہا ہوں اس مضمون کو آپس میں ایک دوسرے کو سنائیں اور عمل پر آمادہ کریں۔

(۱) اسلامی عقائد سیکھیں اہل السنۃ والجماعت کے عقائد معلوم کریں اور انھیں کو اپنا عقیدہ بنائیں جتنے گمراہ فرقے ہیں مثلاً شیعہ، قادیانی، آغا خانی، بوہری ان سب سے دور رہیں اور بدعات سے مکمل پرہیز کریں۔

(۲) ہر عاقل بالغ مسلمان پر مرد ہو یا عورت پانچ نمازیں (فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء) فرض ہیں، ان کو گھر پر ہوتے ہوئے اور سفر میں مرض میں، تجارت کرتے ہوئے نوکری میں لگے ہوئے ہر حال میں ادا کریں وتر کی نماز عشاء کے فرضوں کے بعد پڑھنا واجب ہے اس کو بھی کبھی قضا نہ ہونے دیں۔ مرد مسجدوں میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے ایک نماز کا ثواب ستائیس گنا کر دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۹۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نماز کی پابندی کی اس کے لیے قیامت کے دن نماز نور ہوگی اور اس کے ایمان کی دلیل اور اس کی نجات کا سامان ہوگی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی اس کے لیے نماز نہ نور ہوگی نہ اس کے ایمان کی دلیل ہوگی نہ نجات کا سامان ہوگا اور قیامت کے روز یہ شخص قارون اور فرعون اور اس کے وزیر ہامان اور مشہور مشرک امیہ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۸)

وتروں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ وتر پڑھنا ضروری ہے جو شخص وتر نہ پڑھے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (تین بار ایسا ہی فرمایا) (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۳)

اور مؤکدہ سنتوں کے بارے میں فرمایا کہ جس نے دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھ لیں اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جائے گا، چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد، دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ۱۰۳)

ان کے علاوہ عصر سے پہلے چار رکعتیں سنّت غیر مؤکدہ ہیں ان کی بڑی فضیلت ہے، ایک حدیث میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۰۴)

نفل نمازوں کی بھی بڑی اہمیت ہے جن میں نماز تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، اشراق

اور چاشت، تہجد اور مغرب کے بعد کی نفلیں بھی آ جاتی ہیں۔ نفل نمازوں کا ذخیرہ بھی ساتھ لے کر جانا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا نماز ٹھیک نکلی تو کامیاب و بامراد ہوگا اور نماز خراب نکلی تو محروم اور نامراد ہوگا، پھر اگر فریضہ میں کچھ کمی رہ گئی تو پروردگارِ عالم جل مجدہ کا فرمان ہوگا کہ دیکھو کیا میرے بندہ کے کچھ نوافل بھی ہیں پھر نوافل کے ذریعہ فرائض کی کمی پوری کردی جائے گی۔ پھر زکوٰۃ کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔ پھر دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۷)

(۳) اپنی نمازیں درست کریں صحیح طریقہ پر یاد کریں اور بچوں کو بھی صحیح طریقہ پر نمازیں سکھائیں اور یاد کرائیں۔ س ث ص ض ط ظ ق ک تمام حروف کو صحیح طریقہ پر ادا کرنا لازم ہے۔ بہت سے لوگوں کو زندگی بھر صحیح کلمہ بھی یاد نہیں ہوتا اور نمازیں بھی غلط سلط پڑھتے ہیں اس میں آخرت کا بڑا خسارہ ہے۔

(۴) بچوں کو نمازیں سکھانے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب سات برس کے ہوجائیں، اور نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو جب دس برس کے ہوجائیں، اور دس برس کی عمر ہوجانے پر ان کے بستر ے بھی علیحدہ کردو۔ (ایک دوسرے کے ساتھ نہ سلاؤ)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۸)

(۵) نماز جمعہ کا خاص اہتمام کریں قرآن مجید میں ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

”اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف روانہ ہوجایا کرو، اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔“

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بغیر مجبوری کے جمعہ

چھوڑ دیا وہ ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا گیا جو نہ مٹے گی نہ بدلی جائے گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۲۱)

اگر کبھی نماز جمعہ رہ جائے مثلاً سفر میں ہو یا مرض کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو اس کی جگہ ظہر پڑھے اور اگر قصداً نماز چھوڑ دے تو اس کی جگہ بھی نماز ظہر پڑھے۔

(٦) جب سے بالغ ہوئے ہیں فرض نمازیں اور واجب وتر کتنے قضا کیے ان سب کا حساب لگا کر سب کو ادا کریں اتنا حساب لگائیں کہ دل یہ کہہ دے کہ اس سے زیادہ نمازیں قضا نہ ہوں گی پھر جلد سے جلد انھیں ادا کریں، ایک دن کی بیس رکعات ہوتی ہیں چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشاء تین وتر دو فجر، بیس رکعات بیس منٹ میں پڑھی جاسکتی ہیں جب پانچ نماز سے زیادہ قضا ہوں تو ترتیب لازم نہیں ہے اور نہ قضا نمازوں کا کوئی وقت مقرر ہے۔

سورج نکلنے کا اور زوال کا وقت نہ ہو جب سورج نکل کر ایک نیزہ اونچا ہو جائے اس وقت ہر نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے اور عصر کے بعد جب سورج میں زردی آجائے کوئی نفل نماز اور قضا نماز نہ پڑھی جائے، سورج میں زردی آنے سے پہلے قضا نماز پڑھی جاسکتی ہے اور عصر نماز پڑھنے کے بعد سوج چھپنے تک نفل نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: گھر پر جو ظہر عصر اور عشاء کی نماز قضاء ہوئی ہے اس کی قضاء میں چار ہی رکعت پڑھے گو سفر میں پڑھ رہا ہو اور جو ظہر عصر اور عشاء کی نماز سفر میں قضا ہوئی ہو (بشرطیکہ وہ ۴۸ میل کا ہو) تو اس کی قضاء دو رکعت ہی پڑھے گا اگر چہ گھر پر پڑھ رہا ہو۔

یوں تو قضا نمازیں جلد سے جلد پڑھ لینی چاہئیں لیکن ہر نماز کے ساتھ ایک نماز پڑھ لی جائے یا بیس منٹ نکال کر روازنہ بیس رکعات پڑھ لی جائیں تو یہ بہت آسان کام ہے، ضروری نہیں کہ سب نمازیں برابر ہی قضا ہوئی ہوں بہت سے لوگ کاروباری دھندوں میں عصر کی نماز چھوڑ دیتے ہیں اور بہت سے لوگ نیند کے نشہ میں عشاء اور فجر نہیں پڑھتے غرض کہ جو نماز جتنی بھی چھوٹی ہو اور اسی قدر قضا پڑھ لیں۔

(۷) جو لوگ مالدار ہیں پابندی سے ہر سال اسلامی سال گزر جانے پر زکوٰۃ ادا کریں۔ اس میں انگریزی مہینوں کا اعتبار نہیں ہے۔ زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے کوئی بڑا مالدار ہونا ضروری نہیں، ۵۹۵ گرام چاندی یا اس کی قیمت یا مال تجارت ملکیت میں ہونے سے زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے اور یہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے خوب غور کر لیں۔ چاند کے بارہ مہینے گزر جانے پر کل مال کا چالیسواں حصّہ دینا فرض ہے یہ حصّہ زکوٰۃ کے مستحقین کو دیا جائے۔ مستحقین کی تحقیق کر لی جائے جس کی ملکیت میں ۵۹۵ گرام چاندی یا ان کی مالیت کا تجارتی سامان یا بے ضرورت فالتو سامان ہو وہ مستحق زکوٰۃ نہیں ہیں بہت سے مانگنے والوں کے پاس اتنا مال ہوتا ہے پھر بھی مانگتے پھرتے ہیں ایسے لوگوں کو زکوٰۃ نہ دی جائے۔

زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے واجبات بھی مال سے متعلق ہیں مثلاً صدقۂ فطر ادا کرنا اور عید الاضحیٰ میں قربانی کرنا اور بیوی بچوں پر والدین پر قواعد شرعیہ کے مطابق خرچ کرنا اگر قسم توڑ دی ہو تو اس کا کفارہ دینا ان سب کی ادائیگی بھی لازم ہے۔ فرض زکوٰۃ اور دوسرے مالی حقوق اور واجبات ادا کرتے ہوئے نفلی صدقہ بھی کرتے رہیں اور خیر کے کاموں میں خرچ کریں۔ قیامت کے دن فرائض اور واجبات اور نوافل سب ہی نجات کا اور رفع درجات کا ذریعہ ہیں۔

زکوٰۃ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو بھی کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مال کو زہریلا گنجا سانپ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دے گا جو یوں کہے گا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۵۵-۱۵۷)

اور عام صدقہ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ آدھ کھجور ہی دے دو وہ بھی نہ پاؤ تو اچھا کلمہ ہی کہہ دو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۲۴)

کوئی بھی نیک کام جو اللہ کے لیے کیا ہو قیامت کے دن کام دے گا جہاں چھوٹی

سے چھوٹی نیکی کی بھی ضرورت ہوگی۔

(۸) رمضان المبارک کے روزے پابندی سے رکھیں جن بچوں کو طاقت ہو ان سے بھی رکھوائیں نفل روزوں کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ اسلامی مہینوں کی تیرہ، چودہ، پندرہ کا روزہ رکھنے کی اور پیرو جمعرات کا روزہ رکھنے اور ماہ شوال میں چھ روزے رکھنے اور ذی الحجہ کی نویں تاریخ اور محرم کی دس تاریخ کو نفلی روزے رکھنے کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے۔

(۹) جن لوگوں پر حج فرض ہے حج کی ادائیگی میں جلدی کریں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسے حج کرنے سے کوئی مجبوری یا ظالم بادشاہ نہ روکے پھر وہ حج نہ کرے تو چاہے تو وہ یہودی ہو کر مرجائے اور چاہے تو نصرانی ہو کر مرجائے۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۲)

بہت سے لوگوں پر حج فرض ہو جاتا ہے دنیاداری کے قصوں میں دیر لگائے رہتے ہیں اور بعض مرتبہ حج کی ادائیگی سے پہلے دنیا سے خصت ہو جاتے ہیں یہ بہت افسوس ناک صورت حال ہے۔

(۱۰) قرآن مجید پڑھو روزانہ پارہ تلاوت کرو قرآن مجید کا ہر حرف پڑھنے پر ایک نیکی ملتی ہے جو دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہیں بچوں سے پڑھواؤ۔

(۱۱) اللہ کا ذکر کثرت سے کرو قرآن مجید میں فرمایا: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا۔ (اے ایمان والو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو) حدیث شریف میں ہے کہ ہر وقت تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ کہہ دوں تو یہ مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر سورج نکلتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۰۰)

مسلمانو! اپنی زندگی ضائع نہ کرو ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہو، کوئی مجلس ذکر سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے خالی نہ رہے۔ ہر وقت چلتے پھرتے

اُٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر کرو۔ مسنون دعائیں یاد کرو اور مختلف اوقات کے مطابق پڑھا کرو۔ ہر فرض کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں اور یہ سوتے وقت بھی کریں۔

(۱۲) سب مسلمان میل محبت اور آپس میں ایک دوسرے کی ہمدردی مدد اور معاونت کریں اور خدمت کے ساتھ زندگی گزاریں، چھوٹوں پر شفقت کریں بڑوں کا ادب کریں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مؤمنوں کو آپس میں رحم کرنے اور محبت و شفقت رکھنے میں ایک جسم کی طرح دیکھو گے۔ وہ اس طرح ہوں گے جیسے ایک ہی جسم ہوتا ہے کہ جب ایک عضو میں تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارے مسلمان ایک شخص کی طرح ہیں کہ اگر آنکھ میں تکلیف ہوتی ہے تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر سر میں تکلیف ہوتی ہے تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک مؤمن دوسرے مومن کے لیے مثل ایک عمارت کے ہے کہ عمارت کے اجزاء (اینٹ پتھر چونہ وغیرہ) ایک دوسرے کو جمائے رکھتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں اور ایک دوسرے کو مددگار ہونے کی صورت بتائی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے میرے کسی امتی کی حاجت پوری کر دی تا کہ اس کو خوش کرے تو اس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا اور جس نے خدا کو خوش کیا خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ایک حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے کسی پریشان حال کی مدد کردی خدا اس کے لیے تہتر مغفرتیں لکھ دے گا۔ ان میں سے ایک میں اس کے سب کام بن جائیں گے اور بہتر قیامت کے دن اس کے درجے بلند کرنے کے لیے ہوں گی۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرنے نہ اس کو بے کس چھوڑے (کہ اس کی مصیبت میں کام نہ آئے) اور نہ اس کو حقیر جانے اور سینے کی طرف اشارہ فرما کر تین بار آپ نے فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے، یہاں ہے، یہاں ہے (پھر فرمایا) انسان کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے مسلمان کی ہر چیز مسلمانوں پر حرام ہے اس کا مال بھی (کہ اس سے نہ چھینے نہ خیانت کرے نہ اور کسی ناجائز طور سے لے) اس کا خون بھی (کہ اس کو قتل نہ کرے) اس کی آبرو بھی (کہ اس کو ذلیل نہ کرے) (مشکوٰۃ المصابیح، مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی مومن کے قتل پر آدھے کلمہ سے بھی مدد کی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے وہ اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آسمان و زمین والے سب اگر کسی مومن کے قتل میں شریک ہوجائیں تو اللہ ان سب کو اوندھے منہ کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان اپنی تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابلہ میں آجائیں

سو وہ دونوں دوزخی ہیں کسی نے عرض کیا کہ قاتل کا دوزخی ہونا سمجھ میں آتا ہے مقتول کیوں دوزخ میں گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی وجہ سے کہ وہ بھی دوسرے شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔ (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ قتل کے ارادے سے تو دونوں نکلے تھے، اپنی نیت کی وجہ سے دونوں دوزخ میں چلے گئے یہ بات اور ہے کہ ایک کو موقع مل گیا اس نے قتل کر دیا دوسرے کا داؤ نہ چلا وہ مقتول ہو گیا جو شخص قتل ہوا وہ اپنی نیت کی وجہ سے دوزخ میں گیا کیونکہ وہ بھی جاہلانہ جذبات اور تعصّبات کی وجہ سے قتل کرنے کے لیے نکلا تھا اللہ کی رضا کے لیے جنگ کرنا مقصود نہ تھا۔

(۱۳) سب مرد اور عورت وہ لباس پہنیں جو اسلام نے ان کے لیے تجویز کیا ہے ستر ڈھکنے والا حیاء والا لباس ہو، مرد ٹخنے سے اونچا کپڑے پہنے، پتلون پہنے تو ٹخنے سے نیچا نہ ہو اور اس پر اوپر سے نیچا کرتا پہنے، عورتیں موٹا لباس پہنیں موٹے دوپٹے اوڑھیں، نامحرموں کے سامنے بے پردہ ہو کر نہ آئیں جہاں تک ہو سکے گھروں میں رہیں گھروں سے نکلیں تو بے پردہ نہ ہوں، برقعے بھڑکیلے فیشن ایبل نہ ہوں۔

(۱۴) حقوق العباد کی ادائیگی کی فکر کریں، خوب غور کریں کہ مجھ پر کس کا کیا حق ہے۔ جس کسی صاحب کا کوئی مالی حق ہو مثلاً کسی کا قرض رہ گیا ہو یا خیانت کی ہو یا بلا اجازت کچھ لے لیا ہو، صاحبِ حق کو معلوم ہو یا نہ ہو، یاد ہو یا نہ ہو خود سے جا کر ادا کرے اور جس کسی کی غیبت کی ہو یا غیبت سنی ہو یا کسی پر تہمت رکھی ہو اسے پتہ چل گیا ہو تو معافی مانگے ورنہ اس کے لیے اتنا استغفار کرے کہ دل گواہی دے دے کہ اس کا حق ادا ہو گیا۔

حقوق العباد کا معاملہ بہت سخت ہے۔ آخرت میں حق داروں کو اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی۔ اگر نیکیوں سے پورا نہ پڑا تو ان کے گناہ اپنے سر لینے ہوں گے اور اس طرح دوزخ میں جانا ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ص ۴۳۵) خوب فکر مند ہونے کی ضرورت ہے،

ماؤں بہنوں کو میراث کا حصہ نہ دینے والے غور کریں۔

(۱۵) حلال کمائیں اور حلال کھائیں۔ جو آمدنی کے ذرائع ہیں ان کے بارے میں علماء سے معلوم کریں کہ حلال ہے یا نہیں، رشوتیں نہ لیں، سودی کاروبار سے قطعاً سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔

(۱۶) دل کو شرکیہ اور کفریہ عقائد سے، ریاکاری کے جذبات سے اور غیر شرعی دشمنی سے، حسد، بغض، کینہ، تکبر اور غرور سے اور دماغ کو بری باتوں کے سوچنے سے، ہاتھوں کو حرام کمانے اور ناپ تول میں کمی کرنے سے، چوری، خیانت اور ڈکیتی سے، پاؤں کو گناہوں کی طرف چل کر جانے سے، آنکھوں کو بدنظری سے، شرم گاہ کو اس کے خاص گناہ سے اور کانوں کو گانا بجانا سننے سے، زبان کو غیبت کرنے، کسی پر تہمت دھرنے، الزام لگانے، عیب لگانے، جھوٹ بولنے، جھوٹی قسم کھانے سے، لایعنی باتوں سے اور پیٹ کو حرام غذا سے اور سارے جسم کو ہر گناہ سے محفوظ رکھیں۔

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں۔ شکل وصورت، وضع قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اختیار کریں۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی جو سینہ مبارک پر پھیلی ہوئی تھی خوب سمجھ لیں اور دشمنوں کی طرف مائل نہ ہوں۔

(۱۸) اپنی اولاد کو قرآن مجید حفظ کرائیں۔ علم دین پڑھائیں، حدیث وتفسیر، فقہ وفتاویٰ کا مدرّس بنائیں، کافروں اور فاسقوں کی صحبت سے اور ان کی طرح طور طریق اختیار کرنے سے بچائیں، جب اولاد بالغ ہو جائے تو شادی کریں، جو سنت کے مطابق ہو، سادہ ہو، ریاکاری اور دُنیاداری کے طریقہ پر نہ ہو، قرض لے کر نہ ہو، لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے دیندار جوڑا تلاش کریں۔

(۱۹) حضرات علمائے کرام کی مجلسوں میں جایا کریں، اپنی اولاد کو بھی لے جایا کریں، نیک بندوں سے تعلق رکھیں۔ ان کے پاس اُٹھا بیٹھا کریں، اہل سنت حضرات علمائے کرام کی کتابیں پڑھا کریں تاکہ دُنیا کی محبت کم ہو اور دل میں آخرت کی محبت جگہ

پکڑے۔ اگر کوئی مرشد کامل متبع سنت مل جائے جو متقی ہو اس سے بیعت ہو جائیں۔

بیعت صرف نام کے لیے نہ ہو، شیخ کی تعلیمات پر عمل کریں، بیعت ہونا اصلاحِ نفس اور کثرتِ ذکر کے لیے ہے۔

(۲۰) تمام گناہوں سے پکی توبہ کریں اور جب کبھی گناہ ہو جائے تو جلدی توبہ کی طرف متوجہ ہوں اور کثرت سے یہ پڑھتے رہا کریں: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ اور سوتے وقت بھی اس کو تین بار پڑھیں، مسلمان کا کام ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایسے بندوں کو کامیاب اور بامراد بتایا ہے۔ سورۃ النور میں ارشاد ہے: وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ یَخْشَ اللّٰهَ وَ یَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ (اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کی مخالفت سے بچے تو ایسے لوگ بامراد ہیں)۔

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ
وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

OO

نوٹ: زیر نظر مضمون "ایک مسلمان کس طرح زندگی گزارے" میں مؤلف نے ایک کامل انسان اور مسلمان بنانے والا جامع لائحہ عمل اور یومیہ معمولات کو نہایت مؤثر انداز میں بیان کر دیا ہے لیکن ظاہر ہے کہ کوئی بھی عمل، اخلاص کے بغیر بے معنی ہے اخلاص کے عنوان پر مؤلف علیہ الرحمہ کا ہی ایک عمدہ مضمون ان کی کتاب "تحفۃ المسلمین" میں شامل ہے، افادیت کے پیش نظر قدرے اختصار کے ساتھ اس کو بھی شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الاخلاص (تمام اعمال میں اخلاص ضروری ہے)

اخلاص کی نیت

صرف اللہ کی رضا کے لئے عمل کرنے کو اخلاص کہتے ہیں جو بھی نیک کام کرو اس نیت سے کرو کہ اس کے متعلق جو مجھے اللہ نے حکم دیا ہے اس پر عمل کر کے محض اللہ کو راضی کرنا مقصود ہے، دنیا کا نفع اور شہرت اور نام ونہاد مقصود نہیں۔

آخرت سنور جانے کے لئے کرنا ہے اور یہ جب ہی ہوتا ہے جب نیک عمل کا ثواب مل جانے کا پورا یقین ہو اور ثواب کو کام کی چیز سمجھا جاوے۔

حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اعمال نیتوں سے (بنتے اور بگڑتے اور موجبِ عذاب یا باعثِ ثواب ہوتے) ہیں اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہو سو جس کی ہجرت (خود اس کی نیت میں) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہوگی تو (اللہ کے نزدیک بھی) اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف مان لی جائے گی اور جس کی ہجرت (خود اس کی نیت میں) دنیا حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہوگی تو (اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اس کی ہجرت اسی مقصد کے لئے سمجھی جائے گی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

یہ حدیث بڑی اہم ہے، اس میں بار بار غور کر کے اپنے اعمال کا حساب لیا جائے اور اپنی نیت کو پرکھا جائے کہ فلاں عمل میں نے کس لئے کیا ہے اور فلاں کام کرنے کا باعث میری نیت میں کیا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے قاعدہ کلیہ کے طور پر فرمایا کہ اعمال کے بناؤ اور بگاڑ کا مدار نیتوں پر ہی ہے جس کی جیسی نیت ہوگی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی نیت کے موافق ہی اس عمل کا بدلہ ملے گا، عمل بظاہر کیسا ہی اچھا اور بھلا ہو لیکن اگر وہ اللہ کے لئے نہیں ہے تو آخرت میں مردود ہوگا اور اس پر ذرا سا بھی اجر نہیں ملے گا۔

اخلاص کی ضرورت

اخلاص بڑی اہم چیز ہے جب تک نیت یہ نہ ہو کہ میرا یہ عمل خالص خدا کے لئے ہے اس وقت تک عمل مقبول نہیں، بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر ایک عمل میں ایک نیت دین کی ہو اور ایک دنیا کی تو اس کو اخلاص نہیں کہا جائے گا، جیسے روزہ رکھنے سے یہ بھی مقصود ہو کہ کھانا پکانا نہ پڑے گا اور بیماری میں پرہیز بھی رہے گا تا کہ تندرستی میں فرق نہ آئے، یا حج کرنے سے یہ مقصود ہو کہ عبادت ہے اور اللہ کے نزدیک محبوب عمل ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی نیت ہو کہ سیر و تفریح ہوگی یا دشمنوں کی ایذاؤں سے نجات ہوگی یا اعتکاف میں یہ نیت ہو کہ وہ عبادت بھی ہے اور اتنے دن مکان کا کرایہ بھی نہ دینا پڑے گا، یا فقیر کو اس لئے دیا کہ اس میں اجر بھی ہے اور اس کا شور و غل بھی بند ہو جائے گا تو یہ سب خیالات حد اخلاص سے خارج ہیں، اخلاص خدا کی سب سے بڑی نعمت ہے اور اس کا حاصل ہونا بڑا مشکل ہے، کیونکہ شیطان کا ریا کاری پر ڈالنا اور نفس کا فریب اس نعمت کو حاصل ہونے نہیں دیتا۔

حضرت رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دنیا سے اس حال میں جدا ہو کہ خدائے وحدہ لاشریک کے لئے صاحب اخلاص تھا اور نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا تھا تو وہ اس حال میں جدا ہوا کہ خدا اس سے راضی ہے۔ (ترغیب عن الحاکم علی شرط الشیخین)

حضرت ابوالدرداءؓ روایت کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دنیا ملعون ہے، اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اس چیز کے جس سے خدا کی ذات مقصود ہو۔ (ترغیب)

حضرت عبادہ بن الصامتؓ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن دنیا حاضر کی جائے گی اور اس میں جو کچھ ہے خدا کے لئے ہوگا اس کو الگ کر لیا جائے گا اور باقی کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (ترغیب)

حضرت ابوسلیمانؒ فرماتے تھے کہ وہ شخص بڑا نیک بخت ہے، جس نے اپنی تمام عمر میں ایک قدم بھی اخلاص کے ساتھ اٹھایا ہو۔

بہر حال اخلاص سب چیزوں سے اہم ہے، اخلاص والوں پر شیطان کا داؤ ہی نہیں چلتا اور وہ تھوڑے عمل سے بہت سی نیکیاں حاصل کر لیتے ہیں، قرآن مجید میں ہے کہ شیطان نے مردود ہو کر جب یہ قسم کھائی کہ اے خدا میں تمام انسانوں کو بہکاؤں گا تو

اس کو یہ بھی کہنا پڑا اگر تیرے مخلص بندوں کو نہیں بہکا سکوں گا۔ (سورہ حجر وغیرہ)

جس کو اپنے عمل کا ثواب زیادہ سے زیادہ حاصل کرنا ہو اس کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اخلاص کی کوشش کرے، حضرت معروف کرخیؒ اپنے نفس کو مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ ''یَا نَفْسُ اَخْلِصِیْ تَخْلُصِیْ'' اے نفس؛ اخلاص کا خیال رکھ تا کہ دوزخ سے تیری خلاصی ہو۔

دکھاوے کی مذمت

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ عمل سے اگر ذات خداوندی مقصود نہ ہوگی تو دنیا کا کوئی نفع ضرور مقصود ہوگا جو بندوں سے حاصل ہوتا ہے، جیسے شہرت، جاہ، مال وغیرہ، اور بندوں سے تعلق ہونے کی وجہ سے بندوں کے سامنے عمل کیا جاتا ہے تا کہ وہ دیکھیں جس سے شہرت ہو، ان کے دلوں میں عزت ووقعت قائم ہو، بزرگ جان کر ہدیہ دیں، اچھے اچھے القاب سے یاد کریں۔ وغیر ذالک۔

چونکہ یہ چیزیں نقد حاصل ہوتی ہیں اور آخرت کا معاملہ ادھار ہے، اس لئے اگر کوئی شخص صرف رضائے خداوندی کو مقصود بنائے تو نفس آڑے آجاتا ہے اور طرح طرح کے مکروفریب پھیلاتا ہے، اسی وجہ سے بزرگوں نے لکھا ہے کہ ریا سب رذائل کے بعد جاتا ہے اور اس سے نجات پانے کے لئے بڑی جدوجہد اور بڑے اہتمام کی ضرورت ہے۔

متعدد احادیث میں ریا کو شرک فرمایا گیا ہے، چنانچہ ایک حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''تم پر میں سب سے زیادہ شرکِ اصغر (چھوٹے شرک) کا خوف کرتا ہوں، صحابہؓ نے عرض کیا شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا: دکھاوا'' (مشکوۃ المصابیح)

حضرت شداد بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ (رواہ احمد)

ایک بار شداد بن اوسؓ رونے لگے، عرض کیا گیا کہ آپ کس وجہ سے روتے ہیں؟ فرمایا کہ ایک بات مجھے یاد آگئی جو میں نے رسول ﷺ سے سنی تھی اس نے مجھے رلا دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، کہ میں اپنی امت پر سب سے زیادہ شرک اور چھپی ہوئی شہوت کا خوف کرتا ہوں، یہ سن کر میں نے عرض کیا کہ آپ کے بعد آپ کی

امت شرک کرنے لگے گی؟ فرمایا ہاں پھر فرمایا خبردار وہ سورج اور چاند کو نہ پوجیں گے اور نہ کسی پتھر اور بُت کی عبادت کریں گے، لیکن اپنے اعمال کا دکھاوا کریں گے اور چھپی شہوت یہ ہوگی کہ ان میں سے ایک شخص روزہ رکھے گا پھر اس کی خواہشات میں سے کوئی خواہش پیش آجائے گی تو وہ اپنے روزہ کو چھوڑ دے گا۔ (احمد وبیہقی)

دنیا میں ذلت

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے عمل کو مشہور کرے خدا اس کو اپنی مخلوق کی مجلسوں میں برائی سے مشہور کردے گا اور اس کو ذلیل وحقیر کردے گا۔ (ترغیب)

آخرت میں رسوائی

حضرت ابو ہند داریؓ کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ جو شخص دکھاوے اور شہرت کی جگہ کھڑا ہو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو دکھائے گا (کہ ریا کار ہے) اور مشہور کردے گا کہ یہ شہرت کے لئے عمل کیا کرتا تھا۔ (ترغیب)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے کوئی عمل ایسا کیا جس میں میرے کسی غیر کو شریک کرلیا تو اس کو مع اس کے عمل کے چھوڑ دوں گا (یعنی اس عمل کا کوئی اجر نہ دوں گا) اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا میں اس سے بری ہوں، اور وہ عمل اسی کے لئے ہے جس کے لئے اس نے کیا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح عن المسلم)

دنیا کی شہرت اور نیک نامی کے خیال سے نماز، روزہ اور خیر خیرات مت کرو، اس طرح چپکے سے صدقہ کرو کہ جو کچھ سیدھے ہاتھ سے دیا ہے اس کی خبر خود تمہارے بائیں ہاتھ کو بھی نہ ہو، جن کاموں کو لوگ خالص دنیا کا کام سمجھتے ہیں تلاش کرکے اگر ان میں بھی خدا کی رضامندی کا پہلو نکال لیا جائے تو ان میں بھی ثواب ملے گا۔ اگر کھانا کھانے میں یہ نیت کرے کہ اس سے جو طاقت آئے گی وہ آخرت کے کام میں لگے گی اور پیٹ میں بھوک کا احساس نہ ہوگا۔ تو نماز بھی ٹھیک ہوگی، تو ایسی نیت کرنے سے کھانے میں بھی ثواب مل جائے گا خوب سمجھ لو۔

فائدہ: گناہ کسی بھی نیت سے جائز نہیں ہوسکتا اور نہ نیکی بن سکتا ہے۔